روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 14/اکتوبر 2010ء 5ذیقعد 1431ہجری 14اخاء 1389ہش جلد 60-95 نمبر 212

تجھ سے ہر خیر مانگتا ہوں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا بیان کرتے تھے۔

ترجمہ:۔اے اللہ! ہر حال میں میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما، کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی، اور کسی حاسد دشمن کو میرے پر خوش نہ کرنا۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں تجھ سے ہر اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔

(مستدرک حاکم جلد1صفحہ 406حدیث نمبر 1924)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا رحیم ہے بلکہ ارحم الراحمین ہے وہ اپنے رحم کے تقاضا سے نہ کسی انصاف کی پابندی سے اپنی مخلوقات کی پرورش کرتا ہے کیونکہ ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ مالک کا مفہوم منصف کے مفہوم سے بالکل ضد پڑا ہوا ہے جبکہ ہم اس کے پیدا کردہ ہیں تو ہمیں کیا حق پہنچتا ہے کہ ہم اس سے انصاف کا مطالبہ کریں۔ ہاں نہایت عاجزی سے اس کے رحم کی ضرور درخواست کرتے ہیں اور اس بندہ کی نہایت بدذاتی ہے جو خدا سے اس کے کاروبار کے متعلق جو اس بندہ کی نسبت خدا تعالیٰ کرتا ہے انصاف کا مطالبہ کرے جبکہ انسانی فطرت کا سب تار و پود خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تمام قوائے روحانی جسمانی اسی کی عطا کردہ ہیں اور اسی کی توفیق اور تائید سے ہر ایک اچھا عمل ظہور میں آ سکتا ہے تو اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے اس سے انصاف کا مطالبہ کرنا سخت بے ایمانی اور جہالت ہے اور ایسی تعلیم کو ہم وید کی تعلیم نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ تعلیم سچے گیان سے بالکل محروم اور سراسر حماقت سے بھری ہوئی تعلیم ہے سو ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں جو قرآن شریف ہے یہی سکھایا ہے کہ بندہ کے مقابل پر خدا کا نام منصف رکھنا نہ صرف گناہ بلکہ کفر صریح ہے ہاں جب وہ خود ایک وعدہ کرتا ہے تو اس وعدہ کا پورا کرنا اپنے پر ایک حق ٹھہرا لیتا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔..........

یعنی ہم جو ابتدا سے مومنوں کے لئے نصرت اور امداد کا وعدہ دے چکے ہیں اس لئے ہم اپنے پر یہ حق ٹھہراتے ہیں کہ ان کی مدد کریں ورنہ دوسرا شخص اس پر کوئی حق نہیں ٹھہرا سکتا۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد23ص34)

بیہودہ پروگراموں سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود نے ایک احمدی سے توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بدنظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ ہر وقت اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ میں ان برائیوں سے بچ رہا ہوں؟...... یہ برائیاں آج کل میڈیا کی وجہ سے عام ہوگئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام وغیرہ دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو برائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکے لڑکیاں بعض احمدی گھرانوں میں بھی اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے۔ پھر بعض بدقسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو زنا جو ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی، ہماری اولادیں برباد ہوگئی ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اپریل 2010ء۔ الفضل انٹرنیشنل 14 مئی 2010ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

چشمۂ معرفت کی امتیازی شان

عبد السمیع خان

1 لطیف مضامین

سیدنا حضرت مصلح موعود اپنی ایک لمبی رویا کا ذکر کرتے ہیں جو فروری 1957ء میں حضور نے دیکھی۔ حضور کو خواب میں چوہدری رحمت خاں دکھائے گئے۔ فرماتے ہیں:۔

چوہدری رحمت خاں صاحب ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں (اب تو شاید وہ نوجوان نہیں رہے بلکہ ادھیڑ عمر کے ہوں گے) گجرات میں رہتے ہیں ان کے بھائی چوہدری غلام رسول صاحب یہاں سکول میں ماسٹر ہیں 1922ء میں میں نے جو درس دیا تھا اس میں وہ بڑے شوق کے ساتھ قادیان آ کر شامل ہوئے تھے اس کے بعد میں برابر سنتا رہا ہوں کہ انہوں نے اس درس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور اپنی سروس کے دوران میں انہیں جہاں جہاں بھی جانے کا موقعہ ملا وہ درس دیا کرتے تھے اور لوگوں کو قرآن کریم کے مضامین سے واقف کیا کرتے تھے بہرحال میں نے رویا میں سمجھا کہ یہ ہاتھ چوہدری رحمت خاں صاحب کا ہے میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا میں کتنی ہی دیر سے آپ کی تلاش کر رہا تھا آج آپ کو پکڑا ہے اور پھر اس خیال سے کہ انہیں علمی ذوق ہے اور قرآن کریم کے مضامین سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور درس دیتے رہے ہیں میں نے کہا اندر آ جاؤ تا کہ ہم حضرت مسیح موعود کی کتابوں کے متعلق باتیں کریں چنانچہ میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو اندر کھینچ کر لے آیا اس وقت چند اور آدمی بھی اس صحن میں لیکن اس وقت وہ مجھے نظر نہیں آئے بعد میں ان میں سے بعض آدمی مجھے نظر آئے بہرحال میں ان کو لے کر صحن میں آ گیا اور میں نے ان کو اپنے پہلو میں کھڑا کر لیا اور کہا **حضرت مسیح موعود کی جو کتابیں ہیں ان میں سے "چشمۂ معرفت" میں بہت لطیف مضامین ہیں اور وہ مجھے بہت پسند ہے اس وقت میں نے دیکھا کہ سامنے ڈاکٹر شاہ نواز صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے اس سال جلسہ سالانہ پر تقریر بھی کی تھی ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب "براہین احمدیہ" کو کوئی کتاب نہیں پہنچتی۔ میں نے کہا "براہین احمدیہ" اپنی جگہ پر اچھی کتاب ہے اور بعض اور کتابیں بھی ہیں جن میں اپنی جگہ پر بڑے اعلیٰ درجہ کے مضامین ہیں چنانچہ اس وقت میرے ذہن میں "آئینہ کمالات اسلام" بھی آتی ہے لیکن "چشمہ معرفت" کی یہ خوبی ہے کہ اس میں بہت سے مضامین چند سطروں میں آ جاتے ہیں اور چند چند سطروں کے بعد مضمون بدلتا چلا جاتا ہے پس "براہین احمدیہ" اپنی جگہ پر اعلیٰ ہے اور بعض اور کتابیں اپنی جگہ پر اعلیٰ ہیں مگر ان سب میں لمبے لمبے مضامین آتے لیکن "چشمۂ معرفت" میں بہت سے مضامین کی تشریح آ جاتی ہے اور چند سطروں میں آتی ہے اس لئے میں نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ اپنے رنگ میں وہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے** اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(الفضل 12 فروری 1957ء صفحہ 3-2)
(رویا و کشوف سیدنا محمود ص 579-578)

2 آخری مطبوعہ کتاب

حضرت مسیح موعود کی آخری کتاب جو آپ کی زندگی میں شائع ہوئی چشمہ معرفت تھی۔ (پیغام صلح آپ کی وفات کے بعد شائع ہوئی) یہ کتاب آپ کی وفات سے 6 دن قبل شائع ہوئی۔ حضور کو یہ کتاب شائع ہونے کی بہت فکر تھی۔ حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

حضور کے سلطان القلم ہونے پر میں بھی ایک شاہد ہوں کیونکہ ہم چھاپتے چھاپتے تھک جاتے تھے اور حضور کے مضامین ہمیشہ ہی جمع رہتے تھے اور کبھی ختم نہ ہوتے تھے۔ حالانکہ اور لوگوں کے مضامین ختم ہو جایا کرتے تھے اور پریس والے مضامین کی انتظار میں رہتے تھے اور لطف یہ کہ ہمارے پریس میں صرف حضور کے مضامین شائع ہوا کرتے تھے اور دیگر پریسوں میں عام لوگوں کے مضامین ہی چھپا کرتے تھے۔

حضور سے اپنی آخری ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

حضور جب اپنے آخری سفر پر لاہور کے لئے تیار ہوئے تو جاتے وقت احمدیہ چوک میں حضور نے مجھ سے مصافحہ کیا میں نے دعا کی درخواست کی اور حضور کے ہمراہ لاہور جانے کی اجازت چاہی کیونکہ ان دنوں حضور کی کتاب چشمہ معرفت زیر طبع تھی کہ حضور نے فرمایا **تم نے لاہور نہیں جانا، تم اس کتاب کو جلدی طبع کراؤ۔** حضور کے اس ارشاد مبارک کا میرے دل پر آج تک اثر ہے ہم نے **قریباً 20 مئی 1908ء کو کتاب چشمہ معرفت مکمل کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دی اور 26 مئی 1908ء کو حضور رحلت فرما گئے۔**

(الفضل 24 ستمبر 2001ء ص2)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

18/ اکتوبر 2010ء

1-35 am	فوڈ فار تھاٹ
2-10 am	گلشن وقف نو
3-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ اکتوبر 2010ء
4-25 am	رفقائے احمد
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-45 am	یسرنا القرآن
6-00 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-35 am	زندہ لوگ
6-55 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
9-45 am	سوال و جواب
11-00 am	تلاوت اور درس حدیث
11-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm	زندہ لوگ
12-40 pm	گلشن وقف نو
1-45 pm	ملاقات پروگرام
2-45 pm	انڈونیشین سروس
3-45 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4-30 pm	تلاوت
4-40 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
5-20 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	خطبہ جمعہ 2/ اکتوبر 2009ء
8-05 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

19/ اکتوبر 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3-50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ اکتوبر 2009ء
5-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-45 am	ان سائیٹ، اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-20 am	لقاء مع العرب
7-25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
7-55 am	ملاقات پروگرام
8-50 am	زندہ لوگ
9-35 am	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-00 am	تلاوت
11-30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm	زندہ لوگ
12-30 pm	گلشن وقف نو
1-40 pm	زندگی کی حقیقت
2-10 pm	سوال و جواب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-00 pm	تلاوت
5-15 pm	زندہ لوگ
5-40 pm	سائنس اور میڈیسن ریویو
6-15 pm	بنگلہ پروگرام
7-15 pm	مجلس انصار اللہ یو کے اجتماع
8-00 pm	تاریخی حقائق
8-30 pm	یسرنا القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

تلاوت قرآن کی برکات و فضائل

قرآن کریم خدائے رحمان کا کلام ہے اور ایسی جامع اور فضیلتوں سے بھرپور کتاب ہے جس کی نظیر لانا ناممکن ہے اس کتاب کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب تمام جہانوں کے پیدا کرنے والے کی ہے اور جو قاصد اس پیغام کو لے کر آیا وہ تمام فرشتوں سے الگ اور ارفع شان والا اور فرشتوں کا سردار جبرائیل امین تھا اور جس عظیم وجود پر یہ کتاب اتری وہ انسانوں میں سے خدا کے نزدیک سب سے مقرب تھا یعنی انسان کامل حضرت محمدؐ۔ خدا نے اپنا آخری پیغام قرآن مجید کی صورت میں نبیوں کے سردار حضرت محمدؐ پر نازل کیا اور فرمایا۔

''وہ ذات بڑی برکت والی ہے۔ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ سارے جہانوں کو ڈرانے والا ہو''۔ (الفرقان:2)

یہ وہی کتاب ہے جس کو کہیں خدا نے میزان، کہیں مہیمن اور کہیں نور، شفا، رحمت، الکتاب، کتاب مکنون، کتاب مسطور، الفرقان اور ذکر مبارک کے ناموں سے پکارا اور بلاشبہ ان ناموں نے اس کتاب کا صوری اور معنوی حسن و جمال واضح کر دیا۔

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

یہ وہ عظیم کتاب ہے جس کا ذکر سابقہ کتب میں موجود ہے اور یہی کتاب ان سب کی مصدق بھی ٹھہری ہے۔ جیسا کہ بائیبل میں ذکر ہے۔

بائیبل میں ذکر قرآن

عہد نامہ جدید کی کتاب ''مکاشفہ'' میں لکھا ہے۔

''اور جو تخت پر بیٹھا تھا میں نے اس کے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی اور اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا''۔

(''عہد نامہ جدید مکاشفہ'' باب 5 آیت نمبر 1)

اور قرآن ہی وہ مقدس کتاب ہے جو تمام سابقہ کتب کی مصدق بھی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور ہم نے تجھ پر اس کتاب کو حق پر مشتمل اتارا ہے وہ اپنے سے پہلی کتاب (کی باتوں) کو پورا کرنے والی ہے اور اس پر محافظ ہے''۔ (المائدہ:49)

قرآن کا نام

یوں تو قرآن مجید کو بہت سے ناموں سے پکارا جاتا ہے لیکن اصل اور معروف نام قرآن ہی ہے۔ چنانچہ خود خدا تعالیٰ نے اس کو 60 سے زائد دفعہ قرآن ہی بیان کیا ہے۔

قرآن کا لفظ قَرَأَ یَقْرَأُ سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی جمع کرنا ہے اور قرأ پڑھنے کے معنوں میں بھی آتا ہے یعنی حروف کو جوڑ کر پڑھنا۔

عربی زبان میں کبھی مفعول کو مصدر کے معنوں میں بھی استعمال کرلیا جاتا ہے کلام الٰہی کو قرآن اسی معنی میں کہا گیا ہے۔ یعنی بہت پڑھی جانے والی کتاب گویا قرآن کے لفظ میں بھی پیش گوئی تھی اور اس کا اقرار سب کرتے ہیں کہ یہ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں ہے۔

"The most widely read book"

سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔

قرآن و احادیث میں اس کتاب کی فضیلت اور اس کتاب کو سیکھنے اور سکھانے کی برکات کا ذکر ہے اور اس کے پڑھنے اور پڑھانے کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔

تلاوت قرآن کی فضیلت

از روئے قرآن

اللہ تعالیٰ لوگوں کو قرآن مجید کی عظمت اور فضیلت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔

''اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت کی بات آ چکی ہے اسی طرح جو (بیماری) سینوں میں ہے اس کی شفا بھی اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔ تو کہہ دے کہ یہ محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے پس اس پر چاہئے کہ وہ بہت خوش ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں''۔ (یونس:59,58)

اس آیت میں قرآن مجید کو موعظہ قرار دیا گیا ہے۔ موعظہ کے معنی لغت میں لکھے ہیں کہ ایسی نصیحت جو دل کو نرم کر دے۔ نیز موعظہ اس کلام کو کہتے ہیں جو پورے اخلاص پر مبنی ہو۔ نیک باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے ڈرائے۔ یعنی سراسر فائدہ اور اخلاص سے پر ہے۔

ظاہر ہے ایسی فیض رساں کتاب کی تلاوت اور عمل انسان کے لئے فضیلت کا وسیلہ بن سکتا ہے۔ اس کی شان سے انسان کے دل پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور دل نرم ہو کر جھک جاتا ہے۔ قرآن کریم کی اس اثرانگیزی کو خود خدا نے یوں بیان فرمایا ہے۔

اللہ نے بہترین بیان ایک ملتی جلتی اور بار بار دہرائی جانے والی کتاب کی صورت میں اتارا ہے جس سے ان لوگوں کی جلدیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں لرزنے لگتی ہیں۔ پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہوتے ہوئے نرم پڑ جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں''۔ (الزمر: 24)

اس سے ظاہر ہے تلاوت قرآن کریم کی بڑی فضیلت ہے اس سے انسان کے دل میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے دل عبادت کی طرف مائل ہوتا ہے اور یوں انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اطاعت الٰہی میں سرور پاتا ہے اور اس کی زندگی نور خداوندی سے منور ہو جاتی ہے۔ تلاوت قرآن کریم کی فضیلت اس بات سے بھی نمایاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھے مومنوں کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ پوری توجہ اور شرائط کو مدنظر رکھ کر قرآن مجید پڑھتے ہیں اور تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔

وہ لوگ جن کو ہم نے یہ کتاب قرآن مجید دی ہے وہ اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے یہی وہ لوگ ہیں جو اس پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اس کا انکار کردیں وہ بہت نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (البقرہ:122)

اور تلاوت قرآن کریم موجب برکات ہونے کے ساتھ ساتھ حکم خدا بھی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

پس قرآن میں سے جتنا میسر ہو پڑھ لیا کرو۔ (المزمل:21)

قرآن کریم سے فیض اور برکات تلاوت اور اس پر عمل سے ہی حاصل ہوسکتی ہیں۔ جس سے زندگی کامیاب اور خوشحال بن سکتی ہے۔

تلاوت قرآن کی فضیلت

از روئے حدیث

نبی کریمؐ نے بار بار اپنے اصحاب کو تلاوت قرآن کریم کے بارے میں فرمایا ہے اور آپؐ نے ان لوگوں کو بہترین قرار دیا جو کہ قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور پھر دوسروں کو پڑھاتے ہیں:۔

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس نے خود قرآن سیکھا اور پھر دوسرے لوگوں کو سکھایا۔

(ترمذی فضائل القرآن باب ماجاء فی تعلیم القرآن)

بخاری کی ایک حدیث میں رسول کریمؐ کے اس ارشاد کو ان الفاظ میں بھی روایت کیا گیا ہے۔

کہ تم میں زیادہ فضیلت اور بزرگی اسے حاصل ہوگی جو پہلے آپ قرآن پڑھتا اور پھر دوسروں کو پڑھاتا ہے۔ (بخاری فضائل القرآن)

قرآن کریم پڑھنے والا صرف خود ہی برکات و انعام حاصل نہیں کرتا بلکہ اس کے متعلقین بھی جیسا کہ حضرت معاذ جہنی سے روایت ہے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:۔

جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے احکام پر عمل بھی کرے تو قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی جو کہ اس دنیا میں تمہارے گھروں میں پہنچ رہی ہے۔

اس سے تم خود اندازہ کرلو کہ جو شخص خود تلاوت قرآن کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا ہو اس کی شان کس قدر بلند ہوگی۔ (ابوداؤد فضائل القرآن)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

''قرآن پڑھا کرو یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا''۔

ایک اور روایت میں ہے جو کہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:۔

جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور پھر حفظ کرلیا اس کی حلال قرار دی گئی چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام کو حرام تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر والوں میں سے دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ (ترمذی فضائل القرآن)

بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریمؐ کا یہ ارشاد سنا کہ:

صرف دو قسم کے آدمی رشک کے قابل ہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا علم دیا ہوا اور وہ رات بھر اور دن بھر قرآن پڑھنے میں مشغول رہا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کی ہو اور وہ شب و روز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

جس کے سینہ میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔ (ترمذی فضائل القرآن)

اور قرآن کریم حفظ کرنے والے کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ:

حاملین قرآن قیامت کے دن انبیائے کرام اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اللہ کے سایہ کے نیچے ہوں گے اور اس دن کی تمام تکالیف اور پریشانیوں سے محفوظ ہوں گے۔ (احیاء العلوم از امام الغزالی)

ایک اور روایت میں آپؐ نے تلاوت قرآن کی برکات و فضیلت یوں بیان فرمائی۔

جو شخص اللہ کی کتاب قرآن مجید سے ایک حرف بھی پڑھتا ہے اسے ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور ایک نیکی دس کے برابر قرار پائی ہے۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف الگ ل الگ م الگ یعنی 30 نیکیاں۔ (ترمذی فضائل القرآن)

ان روایات سے قرآن کریم کی تلاوت کی برکات کا خوب اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس مبارک کام کی کیا برکات ہیں۔

تلاوت قرآن اور ارشادات

حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود نے بار ہا اپنی کتب میں قرآن کریم کی تعلیم سیکھنے اور سکھانے کی برکات کا ذکر کیا ہے

جیسا کہ حضرت اقدس نے فرمایا:

قرآن تمہارا احتیاج نہیں پر تم محتاج ہو کر قرآن کو پڑھو، سمجھو اور سیکھو جبکہ تم دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے گا! بہر حال معلم کی ضرورت ہے۔ (الحکم 10/اگست 1907ء)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں باقی سب اس کے ظل تھے سو تم تدبر سے قرآن کو پڑھو اور اس سے بہت پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 27,26)

آپ فرماتے ہیں:۔

یہ فخر قرآن مجید کو ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

(ملفوظات جلد نمبر 9 ص 122)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''خوش الحانی سے قرآن پڑھنا بھی عبادت ہے''۔

(الحکم 24 مارچ 1903ء)

ایک شخص نے عرض کی کہ دعا کریں میری زبان قرآن شریف ادا کرنے لگے یہ چلتی نہیں ہے تو حضرت اقدس نے فرمایا:۔

تم صبر سے قرآن شریف پڑھتے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کھول دے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 105)

قرآن کریم کی ہی برکات ہیں کہ جس کی وجہ سے زبان بھی رواں ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس نے اپنے شعری کلام خواہ اردو ہو یا فارسی میں قرآن کی برکات پر بہت کچھ لکھا ہے جیسا کہ فرماتے ہیں:۔

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

تلاوت قرآن اور ارشادات

خلفاء احمدیہ

خدا تعالیٰ کی نعماء میں سے نعمت عظمیٰ خلافت ہے اور ہمارے خلفاء بھی وقتاً فوقتاً ہمیں تلاوت قرآن کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں تا کہ ہم اس کی برکات سے فیضیاب ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''میرا تو اعتقاد ہے۔ اس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جس باغ میں میں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو مجھے بعض دفعہ خیال گزرتا ہے میرے گھر سے قرآن نکال کر لے جائیں''۔ (خطبات نور ص 476)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

''میں نے بہت سی پیاری کتابیں پڑھی ہیں اور خوب سمجھ کر پڑھی ہیں۔ مجھے قرآن کے برابر پیاری کوئی کتاب نہیں ملی۔ اس سے بڑھ کر کوئی کتاب پسند نہیں۔ قرآن کافی کتاب ہے۔

(حقائق الفرقان جلد 3 ص 42)

قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

''اگر تمہارے دلوں میں قرآن شریف آجائے تو یقیناً یقیناً دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی آج بیشک ہر فرد کو قرآن کریم نہیں پڑھا سکتا۔ مگر یہ تو ہو سکتا ہے کہ مردوں کو اتنا قرآن سنایا جائے۔ اتنا سنایا جائے کہ وہ ان کے لئے پڑھنے کے برابر ہو جائے۔ اسی طرح اتنے مردوں کو قرآن کریم پڑھا دیا جائے کہ ان کی وجہ سے ہر گھر قرآن کریم کا مدرسہ بن جائے''۔

(خطبات محمود جلد اول عید الفطر ص 357)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

اگر تم چاہتے ہو کہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام حاصل کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ قرب کی رفعتیں تمہیں نصیب ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ تواضع کا وہ مقام تمہیں حاصل ہو جائے جس کے بعد اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان سے بھی اوپر انسان کو لے جاتا ہے تب بھی تم قرآن کریم کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک ایسی روشنی عطا کرے گا جو ان راہوں کو جو ان نتائج کی پیدا کرنے والی ہیں روشن اور منور کر دے گی اور ان راہوں کا علم اور ان پر چلنا تمہارے لئے آسان ہو جائے گا۔

(خطبات ناصر جلد 1 ص 335)

تلاوت قرآن کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا بیان ہے کہ:

''ہر گھر والے کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرف توجہ دے۔ قرآن کریم کے معنی سمجھنے کی طرف توجہ دے ایک بھی آپ کے گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کریم پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔

(خطبہ جمعہ 4 جولائی 1997ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآن مجید کی تلاوت کی برکت اور فضیلت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

'' پھر قرآن کریم کی گھروں میں باقاعدہ تلاوت کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کیا کرو یقیناً وہ گھر جس میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو وہاں خیر کم ہو جاتی ہے اور وہاں شر زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ گھر اپنے رہنے والوں کے لئے تنگ پڑ جاتا ہے پس ہر احمدی کو چاہئے کہ آنحضرتؐ کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 نومبر 2005ء ص 7)

ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس سے خود بھی فیض لیں اور اپنی نسلوں کو بھی یہ علم منتقل کریں اور اپنا جائزہ لیتے رہیں جیسا کہ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ

''ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کس حد تک قرآن سے محبت کرتا ہے اس کے حکموں کو مانتا ہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محبت کے اظہار کے بھی طریقے ہوتے ہیں سب سے زیادہ ضروری چیز جو ہر احمدی کو اپنے اوپر فرض کر لینی چاہئے وہ یہ ہے کہ بلا ناغہ کم از کم دو تین رکوع ضرور تلاوت کرے پھر اگلے قدم پر ترجمہ پڑھے ترجمہ پڑھنے سے آہستہ آہستہ یہ حسین تعلیم غیر محسوس طریق پر دماغ میں بیٹھنی شروع ہو جاتی ہے۔

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں ص 112)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن عظیم کی تعلیم حاصل کرنے اور دینے کی توفیق دے تا کہ ہم برکات حاصل کر سکیں اور لفظ قرآن میں مضمر پیشگوئی کہ ایسی کتاب جو سب سے زیادہ پڑھی جانے والی ہے بڑھ چڑھ کر پوری ہوتی رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

اے زمین و آسمان کے نور تو ایسے حالات پیدا کردے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں ہمیں ہمیشہ یہ دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ واقعتاً اور حقیقتاً خدا ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ قرآنی انوار میں ایسے گم ہو جائیں کہ سوائے انوار قرآنی کہ ہمارے وجود میں اور کوئی چیز نظر نہ آئے۔ آمین

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 10/اگست 1966ء)

اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گزریں اب دن چڑھا یہی ہے

مکرم صوفی محمد اکرم صاحب

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی نیک فطرت

1996ء کا واقعہ ہے جب خاکسار لاہور سول سیکرٹریٹ کے محکمہ S&G.A.D میں تعینات تھا۔ ایک دفعہ ربوہ گیا ہوا تھا۔ ان دنوں ربوہ سے لاہور آنے کے لئے پہلے چنیوٹ آنا پڑتا تھا اور چنیوٹ اڈہ سے ویگنین (Hiace) لاہور آتی تھیں۔ واپسی کے لئے میں جب چنیوٹ اڈہ پر پہنچا تو ویگن تیار تھی۔ صرف ایک سواری کم تھی۔ میرے آنے سے سواریوں نے جو آخری سواری کا انتظار کر رہی تھیں شکر کا سانس لیا کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔

ویگن میں دروازہ کے ساتھ والی سیٹ خالی تھی۔ جہاں میں بیٹھ گیا۔ مگر اسی سیٹ پر بیٹھی دوسری سواری نے مجھے دیکھ کر منہ کھڑکی کی طرف کر لیا جیسے مجھ کو دیکھ کر انہیں کوئی کوفت ہوئی ہو۔ میں نے سوچا کوئی بات نہیں جب ویگن چلے گی تو ضرور کھل جائیں گے کیونکہ پنڈی بھٹیاں تک کا راستہ اتنا ناہموار ہے کہ کوئی ایک جگہ پر بیٹھا رہ ہی نہیں سکتا۔

بہر حال کچھ آگے جا کر جب انہوں نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا تو میں نے پوچھا آپ لاہور ہی رہتے ہیں یا ؟ انہوں نے بتایا کہ آجکل میری رہائش لاہور ہی میں ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ لاہور میں کیا شغل ہے تو بتانے لگے میں محکمہ اریگیشن میں سینیئر سپرنٹنڈنٹ ہوں اور اپنا نام محمد خان بتایا۔ میں نے بھی ان کو بتایا کہ میں بھی سیکرٹریٹ S&GAD میں ہوتا ہوں۔ اس پر انہوں نے کچھ اطمینان کا سانس لیا۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ یہاں چنیوٹ سے ہی بیٹھے ہیں یا کسی اور جگہ سے آئے ہیں فرمانے لگے نہیں میں جھنگ کا رہنے والا ہوں۔ اس پر میں نے بھی بتا دیا کہ میں ربوہ سے آیا ہوں۔ اس پر وہ کھل گئے اور زیادہ دلچسپی سے بات کرنے لگے۔

انہوں نے بتایا کہ آپ جب آئے تھے تو ویگن میں ایک ہی سیٹ خالی تھی اور وہ بھی میرے بالکل ساتھ والی۔ جب آپ کو دیکھا کہ ایک داڑھی والا آدمی ہے تو میں نے دل میں کہا کہ یہ مولوی آ گیا ہے اور بیٹھے گا بھی میرے ساتھ۔ لاہور تک میرا سفر کیسے گزرے گا۔ لیکن آپ سے تعارف کے بعد مجھے خوشی ہوئی ہے۔ پھر انہوں نے چنیوٹ اور جھنگ کے بعض معروف صاحبان کے ذاتی واقعات تفصیلاً بتائے جن کی وجہ سے وہ کہتے تھے کہ ان سے ان کو ''چڑ'' سی ہو گئی ہے۔ اس لئے پہلی دفعہ آپ کو دیکھ کر منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

پھر وہ فرمانے لگے کہ ہماری قوم بہت ناشکری ہے۔ دنیا کا ایک عظیم سائنسدان یعنی ڈاکٹر عبدالسلام جن کی پوری دنیا قدر کرتی ہے مگر اپنے وطن میں ان علماء کی وجہ سے وہ عزت افزائی نہیں ہوئی جس کے وہ حقدار تھے اور نہ ہی ہم نے ان سے کوئی استفادہ کی کوشش کی ہے۔ پھر وہ کہنے لگے مجھے فخر ہے کہ میں اسی شہر کا رہنے والا ہوں جہاں وہ عظیم سائنسدان پیدا ہوا اور بتایا کہ وطن نے ان کی قدر نہیں مگر انہوں نے وطن کو نہیں چھوڑا۔ وہ جب بھی پاکستان تشریف لاویں جھنگ بھی آتے ہیں اور جب بھی جھنگ آویں ہمارے گھر ضرور تشریف لاتے ہیں۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ان کے نانا پرائمری سکول ٹیچر تھے۔ پہلی کلاس میں ڈاکٹر صاحب ان کے نانا کے شاگرد تھے اور جب پہلی کلاس کا رزلٹ آیا تو ڈاکٹر صاحب کلاس میں اول قرار پائے۔ میرے نانا نے ڈاکٹر صاحب کو اس وقت ''ایک پیسہ'' انعام دیا۔ جب تک ہمارے نانا زندہ رہے ڈاکٹر صاحب تشریف لاتے اور فرماتے کہ مجھ پر یہ جو انعامات و اعزازات کا سلسلہ رواں ہے اس کی ابتداء آپ سے ہوئی تھی اس لئے میں آپ کو ملنے آتا ہوں۔ نانا جان کی وفات کے بعد چونکہ ہمارا گھرانہ ہی قائمقام تھا اس لئے محترم ڈاکٹر صاحب جب بھی جھنگ تشریف لاویں تو ہمارے گھر اسی حوالہ سے تشریف لایا کرتے ہیں۔ (جب میری ان سے یہ ملاقات ہوئی اس وقت محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب حیات تھے)

احمدی مسئلہ اور سینئر صحافی

محمد شعیب عادل اپنے کالم تجزیہ میں لکھتے ہیں:۔

پچھلے ہفتے ایک معاصر اخبار میں اردو کے ایک سینئر صحافی نے احمدی مسئلہ پر اپنی رائے کا اظہار کیا لیکن کچھ حقائق کو نظر انداز کر دیا۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان کے مطابق احمدیوں کے متعلق جو باتیں پھیلائی گئی ہیں ان کی صداقت کے بارے میں تصدیق کرنے کی کوئی صحافی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کالموں کے اس سلسلے میں ٹی وی پروگرام، پوائنٹ بلینک میں مجیب الرحمٰن شامی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ میں بحث کے دوران جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد سے جب یہ پوچھا گیا کہ جو لوگ آپ کے اسلام کو درست نہیں مانتے آپ انہیں کیا نام یا تشخیص دیتے ہیں؟ تو مرزا صاحب نے کہا 'کافر'۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان کی طرف سے اس بیان کی تردید سے قطع نظر، پیشہ ورانہ سوال تو یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے بند اجلاس کی کارروائی کا حوالہ کیسے دیا جا سکتا ہے جبکہ حکومت کبھی اس کارروائی کو منظر عام پر نہیں لائی۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ ہمارے دانشور اور صحافی ہماری مذہبی جماعتوں کے لٹریچر میں موجود ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کے فتووں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ حضرات اہل تشیع اور اہل سنت کی طرف سے ایک دوسرے کی تکفیر کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جب ایک ہزار علماء نے غلام احمد پرویز اور ان کے پیروکاروں کو کافر قرار دیا تو انہوں نے اپنے رسالے طلوع اسلام میں ''کافرگری'' کے نام سے ایک مضمون لکھا تھا اور ان فتوؤں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ ''ان مذہبی فرقوں نے پہلے ایک دوسرے کو کافر قرار دیا اور اب میری طرف متوجہ ہوئے ہیں اور میرے کفر کے فتوے پر ایک ہزار علماء نے دستخط کئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی علماء مجھے کافر نہیں سمجھتے بلکہ وہ فتوے پر دستخط نہیں کر سکتے تھے۔

ہمارے ممدوح صحافی کے مطابق ''لبرل اور تھوڑی تھوڑی پی لیتا ہوں کہنے والے ذوالفقار علی بھٹو کے سینے کے اندر ایک پکا مسلمان بیٹھا تھا جو ختم نبوت کے مسئلے پر کمپرومائز نہیں کرنا چاہتا تھا''۔ یہ بات بھی اسی مہم کا حصہ ہے جس کے تحت پچھلی کئی دہائیوں سے قائداعظم کی شبیہ پر داڑھی چپکانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ذوالفقار بھٹو بنیادی طور پر ہر ایسی قوت سے خوفزدہ تھے جو ان کے خیال میں انہیں چیلنج کر سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اقتدار میں آنے کے بعد انہوں نے بائیں بازو کے چیدہ چیدہ افراد کو سائیڈ لائن کر دیا اور ملا کی حمایت حاصل کرنے کے لئے احمدیوں کو اقلیت قرار دلوایا۔ سیرت کانفرنسوں کا اجرا کیا، جمعے کی چھٹی شروع کی اور شراب پر پابندی لگائی۔ ہمارے قلم کار کو شکایت ہے کہ احمدی تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور وہ چھوٹتے ہی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے مبشر لقمان کے پروگرام میں جماعت احمدیہ کے راہنما مرزا غلام احمد کے متعلق بھی یہی کہا کہ انہوں نے پروگرام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ تبلیغ شروع کر دی۔

تبلیغ کرنا ہر مذہبی یا غیر مذہبی گروہ اپنا حق سمجھتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے منشور میں اپنے عقائد کے پرچار کو مذہبی آزادی کا جزو لاینفک تسلیم کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر اسرار احمد کیا کرتے تھے؟ یہ علیحدہ بات ہے کہ لوگوں نے ان پر توجہ نہیں دی ورگرنہ وہ تو خلافت کا نظام نافذ کرنے کے لئے تیار تھے۔ جماعت اسلامی والوں سے میل جول شروع کیا جائے تو وہ آپ کو مولانا مودودی کی کتابیں ضرور پڑھوائیں گے۔ کتابیں نہیں تو ہر ہفتے پمفلٹ ضرور آپ کو دیں گے۔ ان کی ذیلی تنظیم اسلامی جمعیت طلباء تو باقاعدہ غنڈہ گردی کر کے یونیورسٹیوں اور کالجوں میں نوخیز طلباء کو اپنے درس قرآن سننے پر مجبور کرتی ہے۔ تبلیغی جماعت والوں ہی کو لے لیں یہ سفر میں یا محلے میں کہیں مل جائیں کمبل کی طرح چمٹ جاتے ہیں اور جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ لال مسجد کے عبدالرشید غازی تو کلاشنکوف کے زور پر آنٹی شمیم اور چینی خواتین کو گھسیٹتے ہوئے اپنے مدرسے میں لے آئے تھے اور ان کے قبول اسلام کا اعلان میڈیا پر دکھایا گیا۔ مجال ہے کہ کسی ٹی وی چینل نے اس فعل کی مذمت کی ہو۔

طالبان معصوم بچوں کو جنت کا لالچ دے کر خودکش حملوں کی جو ترغیب دیتے ہیں کیا یہ تبلیغ کے زمرے میں نہیں آتا؟ مولوی فضل اللہ کے غیر قانونی ایف ایم ریڈیو سمیت سو سے زائد ریڈیو سٹیشن کیا کرتے رہے ہیں؟ اور پھر سب سے بڑھ کر ہمارے علماء لاؤڈ سپیکروں پر مخالف فرقوں کے خلاف جو نفرت پھیلاتے ہیں وہ کس زمرے میں آئے گا؟ جماعت الدعوۃ گلی محلوں میں اپنے اجتماع کا انعقاد کرتی ہے اور وہاں موجود افراد کو جہاد کے لئے نام لکھوانے پر مجبور کرتی ہے کیا اسے تبلیغ نہیں کہا جائے گا؟ اسی طرح ہمارے ہاں کئی مسیحی ادارے ہیں جو تبلیغ کرتے ہیں۔ مذہبی گروہ تو علیحدہ رہے ہماری کمیونسٹ جماعتیں بھی طالب علموں، مزدوروں اور کسانوں میں نہ صرف تبلیغ بلکہ اپنا لٹریچر بھی تقسیم کرتی تھیں اور کرتی ہیں۔

جہاں تک مذہبی عقائد کا تعلق ہے تو پھر ہر فرقے کے عقائد میں مافوق الفطرت واقعات، خواب اور رسومات تلاش کی جا سکتی ہیں جن کا تعلق یا تحقیق سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ہمارے دانشوروں کو جو بات کہنی چاہئے تھی وہ انہوں نے نہیں کہی اور وہ ہے ملک میں سیکولرازم کا قیام جس میں تمام فرقوں کو اپنی اپنی عبادت اور تبلیغ کی اجازت ہو جبکہ ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو۔ منافقت کا عالم یہ ہے کہ قاضی حسین احمد جب امریکہ کے دورے پر گئے تو وہاں انہوں نے پاکستانی بزنس کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اتنا اچھا ملک ہے کہ یہاں مجھے نہ صرف اپنی مرضی کا لباس پہننے کی آزادی ہے بلکہ اپنی عبادت میں بھی آزادی ہے۔ مگر جب ان سے کسی نے سوال کیا کہ پاکستان میں بھی ایسا نظام نہیں ہونا چاہئے تو انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے وہاں اسلامی نظام ہونا چاہئے۔

ریاستی دانشوروں کی منافقت کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنی نجی گفتگو میں تو سیکولرازم کی حمایت کرتے ہیں مگر اس کے پرچار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ ملک کے ایک نامور مزاح نگار ایک نجی محفل میں کہنے لگے کہ میں آپ سے بہت خوش ہوں کیونکہ آپ سیکولرازم کی بات کرتے ہیں اور یقیناً پاکستان کو ایک سیکولر ملک ہونا چاہئے۔ میں نے ان سے کہا جناب یہ بھی آپ کی منافقت ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں سیکولرازم ہونا چاہئے تو پھر آپ کو بھی اس کے حق میں لکھنا چاہئے۔ لیکن انہوں نے میری بات کو ہنسی میں اڑا دیا۔ (روزنامہ آجکل 11 جون 2010ء)

2009ء کی دس بہترین سائنسی دریافتیں

1۔ 1992ء میں ایتھوپیا سے چوالیس لاکھ سال قبل زندہ قدیم انسان کے رکاز دریافت ہوئے جو ایک سو ہڈیوں کی صورت میں تھے۔ سترہ سال کی محنت شاقہ کے بعد کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ماہرین نے وہ ہڈیاں جوڑ لیں اور یوں اردی (Ardi) وجود میں آئی۔ یہ چار فٹ کی مالک عورت اس جد کی قدیم ترین رشتے دار ہے جس سے انسان اور بوزنوں، دونوں نے جنم لیا۔ اردی کھڑے ہو کر چل سکتی تھی۔

2۔ دس سال قبل جب انسانی جینوم پڑھ لیا گیا تو یہ سوچ کر خوشیاں منائی گئیں اب وراثتی امراض کا علاج آسان ہے۔ لیکن معلوم ہوا کہ جین اور امراض کے مابین تعلق تو بڑا پیچیدہ ہے۔ درحقیقت یہ تعلق سمجھنے کے لئے سائنس کی ایک نئی شاخ، اپی جینیات (Epigenetics) وجود میں آ گئی۔ اس کے مطابق ماحولیاتی اثرات جین میں تبدیلی لا سکتے ہیں اور یہ تبدیلیاں پھر نئی نسل میں منتقل ہو جاتی ہیں۔ 2009ء میں امریکی ماہرین نے ایسے ہی جین پر مشتمل انسانی اپی جینوم تیار کر لیا۔ اب ماہرین بیماریوں کے اپی جینوم سے اس کا تقابلی جائزہ لے کر معلوم کریں گے کہ کن تبدیلیوں کی بناء پر کینسر اور دیگر امراض جنم لیتے ہیں۔

3۔ ماہ ستمبر میں واشنگٹن یونیورسٹی کے ماہرین نے دو رنگ اندھے پن میں مبتلا بندروں کی آنکھوں میں رنگ شناخت کرنے والے جین بذریعہ انجکشن داخل کئے اور نتیجہ حیران کن نکلا۔ وہ بندر زندگی میں پہلی بار سرخ اور سبز رنگ دیکھنے لگے۔ یہ ایک انقلابی سائنسی دریافت ہے۔ ماہرین اب یونہی کلر بلائنڈ انسانوں کی خرابی درست کرنا چاہتے ہیں۔

4۔ اپریل میں آدم نامی روبوٹ نے ایک خمیری خلئے میں درجن بھر نئے جین دریافت کر کے سائنسی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کسی روبوٹ نے انسانی مدد کے بغیر ایک نظریہ تجربے سے گزارا اور پھر نتیجہ بھی پا لیا۔ آدم، برطانوی موجد راس کنگ کی تخلیق ہے۔ کنگ کا کہنا ہے کہ مصنوعی ذہانت لامحدود سائنسی افادیت رکھتی ہے اور مستقبل میں کمپیوٹر آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت جیسی اہم دریافتیں کریں گے۔

5۔ ٹیونا مچھلی لاکھوں انسان شوق سے کھاتے ہیں۔ اس کے ازحد شکار نے ٹیونا کی تعداد بہت کم کر دی۔ لہٰذا ایک آسٹریلوی کمپنی، کلین سیز اب ٹیونا زمینی تالابوں میں پالنے لگی۔ خیال ہے، مستقبل میں یہی مچھلی دسترخوانوں کی زینت بنے گی۔

6۔ 19/ اکتوبر کو ناسا کا ایک راکٹ چاند سے ٹکرایا اور سو فٹ گہرا گڑھا ڈال دیا۔ تصادم سے ملبہ پیدا ہوا۔ راکٹ کے سائنسی آلات نے اس کا تجزیہ کیا تو ملبے میں پانی اور برف کو پایا۔ یوں ثابت ہو گیا کہ چاند پر پانی موجود ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے، وہاں اتنا پانی ہے کہ خلانوردوں کی کالونی بنائی جا سکے۔ دیگر کا کہنا ہے کہ یہ برف تشکیل نظام شمسی کے متعلق اہم معلومات رکھتی ہو گی۔ اب ناسا کے ماہرین یہ جاننے میں مصروف تحقیق ہیں کہ چاند پر پانی کہاں سے آیا اور اس کی مقدار کتنی ہے؟ مزید برآں اس انکشاف سے حضرت انسان کے لئے چاند پھر پُراسرار شے بن گیا اور قدیم روایات ازسرنو یاد آنے لگی ہیں۔

7۔ 1979ء میں امریکی ریاضی داں، رابرٹ لینگ لینڈز نے ریاضی کی دو شاخوں نمبر تھیوری اور گروپ تھیوری کو ایک نظریے کی مدد سے منسلک کر دیا۔ تاہم اس نظریے کی تصدیق کے لئے ایک تھیورم ''فنڈامینٹل لیما'' حل کرنے کی ضرورت تھی۔ اس سال ویت نامی نژاد امریکی ماہر ریاضی، نگو باؤ شو نے تھیورم حل کر کے علم ریاضی کو مزید ترقی دے ڈالی۔

8۔ سٹار ٹریک فلموں نے دور بیٹھے لوگوں کے مابین ذہنی رابطہ (ٹیلی پورٹیشن) تکنیک کو مقبول بنایا لیکن کیا حقیقت میں ایسا ممکن ہے؟ اس سال امریکی میری لینڈ یونیورسٹی کے ماہرین نے کوانٹم انفارمیشن پروسیسنگ نامی تکنیک کے ذریعے ڈیٹا بذریعہ ٹیلی پورٹیشن ایک سے دوسرے ایٹم کو بھجوا دیا۔ دوسرا ایٹم میٹر فاصلے پر ڈبے میں بند تھا۔ یوں مستقبل میں انسانوں کے مابین ذہنی رابطے کی راہیں کھل گئیں۔

9۔ نومبر کو لارج ہیڈرون کولائڈر پھر چالو ہو گیا۔ اس کے ذریعے ماہرین وہ حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں جب ''بگ بینگ'' رونما ہوا تھا تاکہ مختلف سائنسی نظریات پرکھے جا سکیں۔

10۔ دسمبر میں ماہرین فلکیات نے نظام شمسی کے باہر ایسا سیارہ دریافت کر لیا جو ہمارے سورج جیسے ستارے کے گرد چکر کھا رہا ہے یہ ستارہ زمین سے تین ٹریلین میل دور ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 27 دسمبر 2009ء)

مکرم ڈاکٹر کیپٹن یحییٰ سعود صاحب

ہمارے پیارے ابوجان! مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب

پیارے ابوجان، مکرم و محترم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب، مکرم و محترم شیخ عبدالواحد صاحب دھرم پورہ لاہور کے صاحبزادے تھے۔ داداجان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود احمدیت قبول کی تھی۔ والد صاحب کی ولادت 1933ء جالندھر، انڈیا میں ہوئی۔ آپ نے 1949ء میں میٹرک کا امتحان لاہور سے پاس کیا۔ میٹرک کے بعد نوکری کے حصول کے لئے کراچی چلے گئے۔ سندھ میں ہی آپ نے ایف اے، بی اے اور پھر ہسٹری میں ماسٹرز کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد B.Ed کیا اور سندھ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترقی پاتے پاتے پروفیسر ریٹائر ہوئے۔ اپنی تمام سروس اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی ایمانداری، محنت اور لگن سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

ابوجان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خدمت دین کی بہت توفیق عطا فرمائی۔ سندھ میں دوران سروس مختلف عہدوں پر خدمت کرنے کا موقع ملا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے نائب قائد تعلیم انصاراللہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ لاہور آنے کے بعد راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے۔ یہاں بھی امام الصلوٰۃ، سیکرٹری تعلیم القرآن اور امین حلقہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ راوی بلاک میں نماز سنٹر میں 3 وقت باجماعت نماز ہوا کرتی تھی۔ والد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب جماعت کو ترغیب و توجہ دلا کر اس کو پانچ وقت نماز باجماعت سنٹر میں تبدیل کروایا اور اب محض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہاں پانچ وقت نماز باجماعت ادا ہوتی ہے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا، ابوجان اور امی جان کو بفضل اللہ تعالیٰ ہمیشہ باقاعدگی سے تہجد کی نماز ادا کرتے پایا۔

ابوجان کو تلاوت قرآن کریم سے بے حد رغبت اور پیار تھا۔ آپ نے نماز سنٹر راوی بلاک میں نماز عشاء کے بعد ترتیل القرآن کلاس کا اہتمام کیا۔ جس کا مقصد احباب جماعت کو صحیح تلفظ سے قرآن کریم پڑھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عربی گرائمر کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔ آخری دو سالوں میں طبیعت کی ناسازی اور کمزوری کے باوجود قرآن کریم کی تلاوت میں ناغہ نہ آنے دیتے۔ طبیعت زیادہ خراب ہونے کی صورت میں زبانی ہی تلاوت کر لیتے۔ بیماری میں بھی اپنی بہو کو گرائمر اور ترتیل کے ساتھ قرآن کریم پڑھایا کرتے۔ اپنی اولاد کو بھی نماز، تلاوت قرآن کریم اور دعا کی تلقین کرتے رہتے۔

ابوجان نے مجھے کئی دفعہ اس حدیث کی طرف توجہ دلائی کہ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پہلی تین دفعہ ماں کا حق بتایا اور چوتھی بار باپ کے حق کے بارے میں ارشاد فرمایا ابوجان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کے کئی حصے یاد تھے۔ امی جان فرماتی ہیں کہ بیماری کے آخری دنوں میں بھی قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد کر رہے تھے۔

نہایت ہی محترم اور پیارے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دعاؤں کی طرف بے حد توجہ تھی۔ سب کو ہمیشہ بار بار دعاؤں کی طرف یاددہانی کرواتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعا پر بے حد یقین عطا کیا تھا۔ ہمیشہ دعا کرتے کہ کبھی کسی کے لئے اللہ تعالیٰ تکلیف کا موجب نہ بنائے اور کسی قسم کی محتاجی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو بھی شرف قبولیت کا درجہ دیا۔

آپ اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی صابر و شاکر بندے تھے۔ آپ کی طبیعت میں اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی عاجزی و انکساری، حلیمی، سادگی، قناعت و نیکی رکھی تھی۔

آپ کی شادی مکرمہ و محترمہ والدہ صاحبہ سے 1967ء میں ہوئی۔ آپ کی وفات 25 مارچ 2010ء تک آپ دونوں کا تعلق انتہائی وفا و پیار، باہمی عزت و اخلاص کا رہا۔ امی جان جب جب کہا کرتیں کہ میں دعا کر لیتی ہوں کہ آپ کی زندگی میں ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آجائے تو کہا کرتے کہ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے آپ کا دکھ نہ دیکھنا پڑے۔ امی جان کی خواہشات کا بے حد احترام کیا کرتے اور ان کا بے حد خیال رکھا کرتے تھے۔ عزیز و اقارب میں آپ دونوں نہایت ہی نیک اور مثالی جوڑے کے طور پر جانے جاتے تھے۔

خلافت احمدیہ سے والہانہ لگاؤ تھا۔ خلیفۃ المسیح کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے لہجے میں احترام اور پیار محسوس کیا جا سکتا تھا۔ خطبات انتہائی توجہ سے سنا کرتے تھے۔ حضور کی خدمت میں باقاعدگی سے خطوط لکھوانے کی طرف توجہ و تلقین کرتے رہتے۔ جماعتی کتب، اخبارات و رسائل خریدا کرتے اور ان کا مطالعہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے فضل و کرم سے حافظہ بھی نہایت عمدہ عطا کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود اور دیگر خلفاء کے کلام کو نہایت ترنم کے ساتھ پڑھا کرتے۔ آپ کا پوتا عزیزم ریان مسعود جب نظم سننے کی فرمائش کرتا تو ترنم کے ساتھ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

سنایا کرتے۔ ابوجان، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصی تھے۔ جماعتی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ زندگی کے آخری ایام اکثر اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ میں نے آپ کی امی جان کو کہہ دیا ہے کہ میری پنشن کا پچاس فیصد اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا کریں۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کیا کرتے۔ آخری ڈیڑھ دو سالوں میں بیماری اور کمزوری کی وجہ سے بیت الذکر میں ساری نمازیں باجماعت ادا نہ کرنے کا بہت افسوس اور دلی رنج تھا۔

آپ نے تمام زندگی خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو ہمیشہ اپنا مطمح نظر رکھا۔ اپنی سب سے بڑی بیٹی مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ بعمر 15 سال کی وفات کے موقع پر انتہائی صبر کا نمونہ پیش کیا۔ ابوجان نے امی جان کو بتایا کہ عزیزی کی وفات کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! مجھے دکھا کہ امۃ القدوس کہاں ہے۔ اس پر انہوں نے خواب دیکھا کہ عزیزی ایک خوبصورت باغ میں سفید رنگ کے لباس میں ملبوس ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک نہایت خوشنما اور عمدہ انگور کا گچھا ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ میرے مانگنے پر اس نے مجھے وہ انگور نہیں دیئے جو وہ خود کھا رہی تھی بلکہ مجھے کوئی اور انگور دیئے ہیں۔

اسی طرح ایک اور موقع پر جبکہ میں نے فرسٹ ایئر کا امتحان دیا تو ایک پرچے کے بارے میں مجھے کافی پریشانی تھی کہ کہیں اس میں نمبر کم نہ آجائیں۔ جس سے مجموعی نمبروں پر اثر پڑنے کا امکان تھا۔ میں نے ابوجان سے دعا کی درخواست کی۔ آپ اس وقت بستر پر لیٹے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھا مسلسل اس پریشانی کا اظہار کر رہا تھا مگر آپ چپ تھے۔ تھوڑی دیر بعد کہا کہ میں نے اس تمام عرصے میں (جب آپ اپنی پریشانی کا اظہار کر رہے تھے) آپ کے لئے بہت دعا کی ہے۔ انشاء اللہ بہت اچھے نمبر آئیں گے۔ اس پر میرے دل کو محض بفضل اللہ تعالیٰ بہت تسلی ہوگئی اور جب رزلٹ آیا تو میری توقعات سے بڑھ کر نمبر آئے۔

آپ کے مزاج میں نہایت سادگی تھی۔ کسی قسم کا تصنع و بناوٹ نہ تھی۔ سب عزیز و اقارب سے انتہائی خندہ پیشانی سے ملا کرتے تھے اور بے تکلف تھے اور جو کچھ موجود ہوتا مہمانوں کے سامنے پیش کرتے۔

مقامی صدر صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مکرم رانا مبارک احمد صاحب نے ان کو ہمیشہ اطاعت کرتے پایا۔ ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتے رہتے تھے۔ ان کے جماعتی کاموں کو ہمیشہ بہت پسند فرماتے۔ وہ بھی جماعت کے بزرگ ہونے کے ناطے سے ان سے مشورہ لیتے رہتے۔ مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں شریک ہوتے۔ انتخابات میں ضرور شامل ہوتے اور اس طرح عام اجلاسات میں بھی شریک ہوتے۔ محترم صدر حلقہ ان کے عمدہ جماعتی کام سے بڑا خوش ہوتے۔ ان کے لئے وہ باقاعدہ الفضل میں دعا کرواتے۔ اس طرح حضور کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس/خطوط لکھتے رہتے۔ جب زیادہ بیمار ہوگئے تو بہت ہی ہمت سے بیماری کا مقابلہ کیا۔ دل میں ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ بیت الاحد میں جا کر نماز باجماعت ادا کروں۔ مجلس عاملہ کے دیگر ممبران سے نہایت اخلاق اور مسکراتے ہوئے ملتے۔ مہمان نوازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ انصاراللہ کے پرچہ جات پہلی فرصت میں حل کر کے بھجواتے تھے۔ غربا کی امداد میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔ پیارے اباجان کی وفات مشاورت سے ایک دن پہلے ہوئی۔ لیکن میری تین بہنوں نے، کینیڈا، فرانس اور امریکہ سے آنا تھا۔ اس لئے تدفین 27 مارچ 2010ء کو ربوہ میں ہوئی۔ مغرب عشاء کی نماز کے بعد جنازہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشاورت کے نمائندگان نے نماز جنازہ پڑھی۔

آپ اولاد کی تمام معاملات میں راہنمائی کرتے اور ان کے لئے بہت دعائیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چھ بیٹیاں اور دو بیٹے عطا کئے۔ سب سے بڑی بیٹی کی وفات پندرہ برس کی عمر میں ہوگئی تھی۔ باقی بچوں کی شادیاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کی زندگی میں ہی ہوگئی تھیں۔

25 مارچ 2010ء بروز جمعرات دوپہر کو کمر میں کچھ تکلیف کا ذکر کیا۔ شام کو تقریباً ساڑھے چار بجے اپنے رب کے بلاوے پر اس کے حضور حاضر ہوگئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم قارئین سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ وہ دعا کریں۔ پیارا خدا محترم والد صاحب سے انتہائی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات کو بلند کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقامات عطا کرے۔ اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور امی جان اور ہم سب کو صبر جمیل سے نوازے۔ امی جان کا بابرکت سایہ صحت و سلامتی، خوشی و سکون سے ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے اور ہمیں ابوجان کی نیکیوں کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم صحیح معنوں میں ان کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔ آمین ثم آمین

اے خداوند ذوالجلال والاکرام ہماری دعاؤں کو قبول فرما اور ہم سب کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور ہم سب پر ہمیشہ اپنی رحمتوں، برکتوں و فضلوں کی بارشیں برساتا چلا جائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/ اکتوبر 2010ء کو بمقام بیت الفضل لندن مکرمہ عذرا پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ذوالفقار علی صاحب آف لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی آپ مورخہ 4/اکتوبر 2010ء کو بعارضہ کینسر 59 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ نے 1995ء میں خود بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار اور پُرجوش داعی الی اللہ تھیں۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ عطیہ تبسم صاحبہ زوجہ مکرم نور احمد سوبھی صاحب نائب صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالانوار ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب پٹواری ابن مکرم چوہدری منشی غلام محمد صاحب آف شادیوال ضلع گجرات مورخہ 3 ستمبر 2010ء کو شادیوال میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ لہٰذا آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور مورخہ 4 ستمبر کو بعد نماز فجر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحوم بفضل اللہ تعالیٰ مخلص احمدی تھے۔ ملنسار اور مہمان نواز تھے خلافت احمدیہ سے پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ تاوقت وفات جماعت احمدیہ شادیوال کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کے پسماندگان میں 3 بیٹے مکرم اعتماد احمد وڑائچ صاحب، مکرم نوید احمد صاحب وڑائچ، مکرم ندیم احمد صاحب وڑائچ اور 2 بیٹیاں خاکسارہ اور مکرمہ زکیہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم داؤد احمد صاحب سوبھی کینیڈا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد احمد خاں صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم رانا مسعود احمد صاحب گھوڑی پال ولد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف سڑوعہ سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 32/2-R ضلع اوکاڑہ و سابق نائب امیر ضلع اوکاڑہ مورخہ 4/اکتوبر 2010ء کو چار سال کی لمبی بیماری کے بعد اوکاڑہ شہر کے ہسپتال میں بعمر 64 سال وفات پا گئے آپ خداتعالیٰ کے فضل سے موصی تھے آپ نے 1/3 حصہ کی وصیت کی توفیق پائی۔ اسی روز تقریباً ایک بجے دن چک نمبر 32/2-R میں مکرم ناصر احمد صاحب مربی ضلع اوکاڑہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور مغرب کی نماز کے بعد بیت مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ طاہرہ جبین صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ ضلع اوکاڑہ کے علاوہ ایک بیٹی صائمہ فرقان، تین بھائی اور پانچ ہمشیرگان چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام علیین عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید چک 98 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر کی ایک بزرگ خاتون محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب مرحوم لمبی علالت کے بعد مورخہ 30 ستمبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی عمر 65 سال تھی۔ آپ نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ غریب پرور اور مساکین کی ہمدرد تھیں۔ اپنے بیگانے سب میں ایک مقام تھا بچوں کی تربیت بہتر رنگ میں کرنے والی سمجھدار اور سلیقہ مند تھیں اپنے خاوند کی پہلی مرحومہ بیوی کی اولاد کی اچھی تربیت و پرورش کی اور مناسب وقت ان کی شادیاں کیں اور والدہ کی محرومی کا احساس نہ ہونے دیا۔ مرحومہ کے بطن سے 6 بچے مکرم رانا محمد انور صاحب ساکن 168 مراد سیکرٹری مال و زعیم انصاراللہ و نگران حلقہ ڈاہرانوالہ، مکرم رانا محمد امجد خاں صاحب جرمنی، مکرم رانا محمد افضل خاں صاحب جرمنی، محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ، محترمہ عابدہ نسیم صاحبہ اور محترمہ رفعت بی بی صاحبہ ہیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے آپ کی اولاد جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت دین میں مصروف ہے۔ مرحومہ خلافت احمدیہ کی فدائی تھیں۔ بیماری کے باوجود MTA پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ ضرور سماعت کرتیں اور کہا کرتیں کہ خطبہ جمعہ سننے کے بعد میری بیماری ہلکی ہو جاتی ہے اور جسم و روح کو سکون ملتا ہے۔ دین سے بھی محبت تھی اپنے پوتوں کو بیت الذکر میں تعلیم القرآن و اجلاسات اور نمازوں کے لئے تیار کرکے بھجوایا کرتی تھیں واقفین زندگی کے ساتھ احترام کا سلوک کرتی تھیں۔ اکثر مرکزی مہمان آپ کے ڈیرہ پر قیام و طعام کرتے اور ان کی خدمت پر بے حد خوش ہوتی تھیں۔ مرحومہ مکرم رانا ذوالفقار علی خاں صاحب کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مربی صاحب ضلع بہاولنگر نے پڑھائی آپ کی تدفین مقامی احمدیہ قبرستان میں ہوئی احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ لواحقین کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم خالد محمود صاحب کارکن حفاظت مرکز مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ لطیفاں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم رانا سلیم احمد صاحب صدر جماعت چک نمبر 60 کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد بعمر 60 سال مورخہ 27 ستمبر 2010ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے خاندان میں سے اکیلی ہی احمدی تھیں اور بفضل خدا موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ مورخہ 28 ستمبر کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ انتہائی ملنسار، دعاگو اور جماعت کی انتہائی فدائی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پہلا اخباری اشتہار

14/ اکتوبر 1612ء اس لحاظ سے ایک اہم تاریخ ہے کہ اس دن پہلی مرتبہ کسی اخبار میں اشتہار شائع ہوا تھا۔ یہ اشتہار پیرس کے شائع ہونے والے ایک اخبار Journal General d. Affiches میں شائع ہوا تھا۔ یہ اخبار Potites Affiches کے نام سے زیادہ معروف تھا۔ تاہم اس اخبار کی شکل وہ نہ تھی جو آج کل کے کسی اخبار کی ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر عمومی واقعات پر مبنی ہوا کرتا تھا۔

خبروں سے مزین کسی اخبار میں پہلا اشتہار ایمسٹرڈیم سے شائع ہونے والے ایک گمنام اخبار میں شائع ہوا تھا۔ جس میں ادارتی مواد کے نیچے لشکر، ہاتھی دانت، کالی مرچ تمباکو اور لکڑی کے نیلام کا ایک اشتہار چھاپا گیا تھا۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالصبور خان صاحب
ترکہ مکرم عبدالرشید خان صاحب)

مکرم عبدالصبور خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم عبدالرشید خان صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 18/52 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ بیٹا
2۔ مکرم عبدالسلام طارق صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرمہ شائستہ ظہیر صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرم عبدالصبور خان صاحب۔ بیٹا
5۔ مکرم عبدالشکور خان صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ (رضا کار کارکن وکالت وقف نو) بائیں پاؤں میں انفیکشن ہونے اور دوسرے عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ چلنے پھرنے میں مشکل ہو رہی ہے۔ موصوف کی کامل صحت کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت گھریلو ملازم

ایک عمر رسیدہ شخص کا کھانا وغیرہ پکانے کے لئے ایک مختصر فیملی کی ضرورت ہے جس کے لئے کوارٹر مع بجلی، گیس اور پانی کی سہولت موجود ہے۔
مزید معلومات کے لئے
موبائل فون نمبر 0334-7433124 پر رابطہ کریں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:08
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:40

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 7/40 محلہ دارالعلوم شرقی برائے فروخت ہے۔
رابطہ: 0333-6710693

Immigration, Study Abroad
Job Offer Arrangement
CANADA, UK, USA
SWEDEN, AUSTRALIA
VISIONZ CONSULTANTS
Appeal Cases, Visit Visa, Family Sponsor, Settlement Visa
visionzconsultants@gmail.com
416-A, Siddiq Trade Center, Main Boulevard, Gulberg II, Lahore.
Tel: 042-35817161, Cell: 0321-4011814

مارکیٹ مع مکان برائے فروخت
نصیر آباد حلقہ غالب ساہیوال روڈ اور برجی روڈ ربوہ کے کارنر پر 21 دکانیں اور مکان (رقبہ ایک کنال) برائے فروخت ہیں۔
کاروبار کا بہترین موقع
پلاٹ دس مرلہ واقع احمد نگر بھی برائے فروخت ہے۔
سوئی گیس، بجلی، پانی کی سہولیات موجود ہیں
رابطہ: 0333-9792147 - 0336-7526938

آزمائشی بلڈ پریشر کورس فری
افاقہ ہونے پر مکمل علاج کرائیں معلوماتی کتابچہ فری ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
www.drmazhar.com
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

نیو فضل عمر پراپرٹی سنٹر
شبیر احمد وڑائچ ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 0331-7790301, 0333-9791043

خوشخبری
30 نومبر تک PIA اور قطر ائیر لائنز کے کرایہ جات میں
خصوصی رعایت
لندن، فرینکفرٹ، نیویارک، ٹورانٹو کے
مسافر حضرات اس خصوصی پیکج سے
30 نومبر 2010ء تک فائدہ حاصل کر سکتے ہیں
Sabina Travel Consultant
6/13, Yadgar Road, Opp Office Ansarullah Rabwah
047-6211211-6213716
0334-6389399, 03335117695
051-2829706

FD-10